ادبیات

غزل

از

(جناب آثم مظفرنگری)

بے شک ہمیں جرأت کا دھنی غم نے کیا ہے
طوفانوں کی شورش میں گزر ہم نے کیا ہے

نرمی و لطافت کے تجمل کو ذرا دیکھ
صحرا کو چمن جلوۂ شبنم نے کیا ہے

تجھ سے تو شکایت نہیں اے دیدۂ گریاں
رسوا مجھے اس دامنِ پُرنم نے کیا ہے

تصویرِ جوانی نظر آتی ہے ہر اک شے
عالم کو جواں گردشِ عالم نے کیا ہے

بے سعی کے ملتا ہی نہیں گوہرِ مقصود
یہ تجربہ غواصِ تہِ یم نے کیا ہے

پہلے تو یہ حالت نہ تھی اے چارہ گرِ غم
ہر زخم کو گہرا ترے مرہم نے کیا ہے

ممکن ہی نہ تھی یوں دلِ پُرغم کی تباہی
برباد تری اک نگہہ کم نے کیا ہے

بنیادیں ہلا دی ہیں نظامِ دوجہاں کی
ماتم دلِ مرحوم کا جب ہم نے کیا ہے

آمادۂ بے ضابطگیٔ جوششِ جنوں کو
کچھ زلف نے کچھ گیسوئے برہم نے کیا ہے

ناسور بنا ہی دیا ہر زخمِ جگر کو
کیا کام مرے دیدۂ پُرنم نے کیا ہے

معذور ہے کہتا ہے جو منصور "اناالحق"
یہ اس پہ ستم حوصلۂ کم نے کیا ہے

اک شب یوں ہی ہم نے بھی گزاری ہے چمن میں
پھولوں میں گزر جس طرح شبنم نے کیا ہے

یہ دیکھئے پردے میں حبابِ لبِ جو کے
پھر عزمِ نمو تاجِ سرِ جم نے کیا ہے

کیوں جورِ زمانہ کا آثم کرتے ہو شکوہ
بیدم تمھیں افسردگیٔ دم نے کیا ہے